بسم اللہ الرحمن الرحیم

حالت حیض میں "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن" پڑھنا

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ حیض (پیریڈز) کی حالت میں "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن" پڑھنا کیسا ہے؟ کیونکہ یہ قرآن کریم میں سورۃ البقرۃ کی آیتِ مبارکہ ہے، کیا اسے دعا یا ذکر کی نیت سے پڑھ سکتے ہیں؟

جواب

عورت کا مخصوص ایام (حیض و نفاس کے دنوں) میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا، ناجائز و حرام ہے، احادیثِ طیّبہ میں اس سے منع فرمایا گیا ہے، البتہ! ایسی عورت قرآن پاک کی وہ آیات، جو حمد و ثنا، مُناجات یا دعا کے معنی پر مشتمل ہوں، اور وہ قرآن نیت کے لیے متعین نہ ہوں، اُن کو دعا اور ثنا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے، تلاوت کی نیت سے نہیں پڑھ سکتی، چونکہ کسی اہم کام یا مصیبت کے وقت "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن" عام طور پر ذکر و دعا کی نیت سے ہی پڑھا جاتا ہے، نہ کہ تلاوت کی نیت سے، لہٰذا عورت مخصوص ایام میں کسی اہم کام یا مصیبت کے وقت "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن" ذکر و دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے۔

عورت کے لئے مخصوص ایام میں تلاوتِ قرآن جائز نہیں، چنانچہ سنن الترمذی میں ہے: "عن ابن عمر، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئا من القرآن" ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔ (سنن الترمذی، رقم الحدیث 131، ج 1، ص 236، مطبوعہ مصر)

ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے "فلو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء او شيئا من الآيات التي فيها معنى الدعاء ولم ترد القراءة لا بأس به" ترجمہ: پس اگر (حائضہ) سورۃ الفاتحہ کو دعا کے طور پر پڑھے یا اُن آیات میں سے کچھ دعا کے طور پر پڑھے، جن میں دعا کا معنی ہے اور قراءتِ قرآن کا قصد نہ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج 1، ص 535، مطبوعہ: کوئٹہ)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "یہ معلوم رہے کہ قرآن عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثنا و مناجات و دُعا ہوں اگرچہ پوری آیت ہو جیسے آیۃ الکرسی بلکہ متعدد آیات کاملہ جیسے سورہ حشر شریف کی اخیر تین آیتیں "ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّھَادَۃِ ۚ" سے آخر سورۃ تک، بلکہ پوری سورت جیسے الحمد شریف بہ نیت ذکر و دعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب و حائض و نُفسا سب کو جائز ہے اسی لئے کھانے یا سبق کی ابتدا میں "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" کہہ سکتے ہیں اگرچہ یہ ایک آیت مستقلہ ہے کہ اس سے مقصود تبرک و استفتاح ہے، نہ کہ تلاوت، **تو "حسبنا اللہ ونعم الوکیل" اور "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن" کہ کسی مہم یا**

مصیبت پر بہ نیت ذکر و دعا، نہ بہ نیت تلاوت قرآن پڑھے جاتے ہیں، اگرچہ پوری آیت بھی ہوتی تو مضائقہ نہ تھا۔۔۔ ہاں! آیۃ الکرسی یا سورہ فاتحہ اور ان کے مثل ایسی قراءت کہ سننے والا جسے قرآن سمجھے اُن عوام کے سامنے جن کو اس کا جنب ہونا معلوم ہو بآواز بہ نیت ثنا و دعا بھی پڑھنا مناسب نہیں کہ کہیں وہ بحال جنابت تلاوت جائز نہ سمجھ لیں یا اس کا عدمِ جواز جانتے ہوں تو اس پر گناہ کی تہمت نہ رکھیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد1، حصہ ب، صفحہ 1078، 1079، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے "اگر قرآن کی آیت دُعا کی نیت سے یا تبرک کے لیے جیسے: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ **یا خبر پریشان پر** اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ **کہا** یا بہ نیتِ ثنا پوری سورہ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورہ حشر کی پچھلی تین آیتیں ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے آخر سورت تک پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ 2، صفحہ 326، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5020

تاریخ اجراء: 28 ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ / 16 مئی 2026ء